



سوال

(253) دھوپ میں رکھے ہوئے پانی کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

دھوپ میں رکھا ہوا پانی وضو اور غسل میں استعمال کرنا چاہیے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

وضو اور غسل میں اس کا استعمال بلا کراہیت جائز ہے چنانچہ میزان شرعی میں ہے۔

ومن ذلك قول الامام الثعالبي بعد من كراهية استعمال الماء المشمس في الطهارة مع الاصح من مذنب الشافعي من كراهية استعماله فالاول مخفف والثاني مشدود فرجع الي مرتبتي الميزان ووجه الاول عدم صحه دليل فيه فحوازه كان يضر الامم لم يسنه رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولو فی حدیث واحد والاثر فی ذلك عن عمر رضی اللہ عنہ فضعیف جدا فبفتی الامر فیہ علی الاباح [1]

(اس سلسلے میں آئمہ ثلاثہ کا مذہب یہ ہے کہ طہارت کے لیے مائے شمس (دھوپ میں گرم ہونے والا پانی) کا استعمال مکروہ نہیں ہے جب کہ صحیح قول کے مطابق امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ ایسے پانی کے استعمال کی کراہیت کے قائل ہیں۔ پہلے قول میں آسانی ہے جب کہ دوسرے قول میں شدت پائی جاتی ہے پہلے قول کی بنیاد یہ ہے کہ اس پانی کے استعمال میں کراہیت کی کوئی صحیح دلیل ثابت نہیں ہے تو یہ دونوں ترازو کے دونوں پلوں میں رکھے جائیں گے۔ اگر ایسا پانی نقصان دہ ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی وضاحت فرمادیتے چاہے کسی ایک حدیث ہی میں سہی اور اس کے متعلق میں جو عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اثر مروی ہے وہ انتہائی ضعیف ہے۔ لہذا ثابت ہوا کہ ایسا پانی استعمال کرنا مباح اور جائز ہے)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ بحکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے پانی کو تباہ آفتاب میں گرم ہونے کو رکھا واسطے غسل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے۔ (واللہ اعلم) کتبہ: محمد علی اطہر، غفر اللہ لہ ولوالدیہ

اس بارے میں کہ دھوپ میں رکھا ہوا پانی وضو اور غسل میں استعمال کرنا چاہیے یا نہیں؟ کوئی صحیح حدیث معلوم نہیں ہوتی ہاں اگر طبی پر اس پانی کا استعمال مضر ثابت ہو تو اس کا استعمال ناجائز ہوگا ورنہ جائز۔ (واللہ تعالیٰ اعلم)

[1]۔ المیزان للشیرانی (1/331)



هدا ما عندي والهدا علم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 05